

پوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ (علامہ اقبالؒ)

معانی	الفاظ	معانی	الفاظ
سبق سیکھ	سبق اندوز	خزاں کا موسم	فصلِ خزاں
مضبوط، پائیدار، مستحکم	اُسْتَوَار	سرسبز	ہری
تعلق، رشتہ	رابطہ	بہار کا بادل	سحابِ بہار
قوم	مِلّت	نہ ختم ہونے والا	لَا زَوَالَ
منسلک، جزا ہوا	پیوستہ	خزاں کا زمانہ	عہدِ خزاں
شاخ، ٹہنی	ڈالی	تعلق	وَاسِطَہ
پھول کا گریباں	جیبِ گل	درخت کے پتے اور پھل	برگ و بار
گیت گانا	نغمہ زن	باغ، وطن	گلستان
پرندے	طیور	مکمل طور پر کھرا سونا، مراد پھول کے زردانے	زَرِ کامل عیار
زمانے کا رواج، زمانے کا قانون	قاعدہ روزگار	پتوں میں چھپ کر تنہائی میں	خَلَوَات اوراق میں
ناواقف	نا آشنا	کٹی ہوئی شاخ	شاخِ بُریدہ

تشریح اشعار
شعر نمبر 1:

(بورڈ 2017ء) (بورڈ 2016ء)

ڈالی گئی جو فصلِ خزاں میں شجر سے ٹوٹ

ممکن نہیں ہری ہو سحابِ بہار سے

تشریح: جو شاخِ خزاں کے موسم میں درخت سے ٹوٹ جاتی ہے وہ موسمِ بہار کی بارشوں میں بھی ہری بھری نہیں ہو پاتی، اسی طرح جو فردِ قوم سے کٹ جاتا ہے وہ بھی ختم ہو جاتا ہے۔

زندگی کی ہر شے مسلسل تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ اس کائنات کی بنیاد ہی تغیر پر ہے۔

سکون محال ہے قدرت کے کارخانے میں

ثبات ایک تغیر کو ہے زمانے میں

زندگی میں ہونے والی تبدیلیاں اور تغیرات مثبت بھی ہوتے ہیں اور منفی بھی، انہی منفی تبدیلیوں میں ایک تبدیلیِ خزاں کے موسم کی آمد بھی ہے جب نباتات میں قوتِ نمونہ ہونے کے برابر رہ جاتی ہے۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ درختوں اور پودوں کے پتے خشک ہو کر جھڑنے لگتے ہیں، شاخیں ٹنڈ منڈ ہو جاتی ہیں۔ اس صورتِ حال میں اگر کوئی شاخِ درخت سے ٹوٹ جائے تو پھر موسمِ بہار میں اس کے ہر اہونے کا کوئی امکان نہیں رہتا کیونکہ اس نے اس تعلق کو توڑ دیا جہاں سے اسے زندہ رہنے کے لیے غذا ملنا تھی، علامہ محمد اقبال اس اصول کو فرد اور جماعت کے تعلق پر لاگو کرتے

ہیں کہ کوئی بھی فرد ہو اس کی زندگی، اس کی بقا اپنی جماعت سے وابستگی پر ہوتی ہے اگر کوئی فرد اپنی قوم سے اپنے گروہ سے اپنی جماعت سے الگ ہو جائے، اپنا تعلق اس سے توڑ دے تو پھر اس کا وجود خطرے میں پڑ جاتا ہے۔

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں

موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں

انسان جو گروہی زندگی گزارنے پر مجبور ہے۔ علامہ اقبال اس کے لیے ضروری سمجھتے ہیں کہ وہ اپنی قوم کے ساتھ وابستہ رہے۔ مسلمانوں سے اسی بات کا تقاضا قرآن مجید بھی کرتا ہے۔

"۔۔۔ اے ایمان والو! اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور تفرقے میں نہ پڑو۔۔۔"

وہ فرد جو قوم سے الگ ہو جاتا ہے وہ اپنی پہچان کھو بیٹھتا ہے۔ اس کا وجود معدوم ہونے لگتا ہے۔

شعر نمبر 2: ہے لازوال عہد خزاں اُس کے واسطے
کچھ واسطے نہیں ہے اُسے برگ و بار سے

(بورڈ 2017ء)

تشریح: درخت سے ٹوٹی شاخ ہمیشہ کے لیے خزاں رسیدہ رہتی ہے اسے پھر پھول پتوں سے کوئی واسطہ نہیں رہتا۔ زندگی میں ہونے والی تبدیلیاں دو طرح کی ہوتی ہیں اول وہ تبدیلیاں جو دائرے کی صورت میں ہوتی ہیں یعنی جو اپنے آپ کو دہراتی رہتی ہیں جو ہمیشہ کے لیے نہیں ہوتیں۔ دوم وہ تبدیلیاں جو اگر ایک بار آجائیں تو پھر انھیں پلانا ناممکن نہیں ہوتا۔ موسموں کی تبدیلی تو دائرے میں ہونے والی تبدیلی ہے کہ بہار کے بعد خزاں اور خزاں کے بعد بہار آتی رہتی ہے لیکن اس خزاں میں جو پتے یا شاخیں درخت سے الگ ہو جاتی ہیں وہ پھر کبھی ہری بھری نہیں ہو سکتیں۔ پھر ان کے خزاں کا موسم مستقل طور پر ٹھہر جاتا ہے۔ علامہ محمد اقبال کا موقف یہ ہے کہ جس طرح درخت سے ٹوٹی ہوئی شاخ بہار کے موسم کی قوت نمو سے بھی پھول پتے حاصل نہیں کر سکتی اسی طرح وہ فرد جو قوم سے الگ ہو جائے وہ بھی ہمیشہ کے لیے پھلنے پھولنے کی صلاحیتوں سے محروم ہو جاتا ہے۔ اسی لیے وہ رنگ و نسل جغرافیائی اور لسانی تقسیم کے خلاف تھے کیونکہ یہ تقسیم افراد کی ملت کی وحدت کو ختم کر دیتی ہے۔

رہے گا راوی و نیل و فرات میں کب تک

ترا سفینہ کہ ہے بحر بے کراں کے لیے

علامہ اقبال رنگ و نسل کے امتیاز کو بت قرار دیتے ہیں اور یہ خواہش ظاہر کرتے ہیں کہ ان بتوں کو توڑ کر مسلمان امت واحدہ میں ڈھل جائیں گے۔

بتاں رنگ و خوں کو توڑ کر ملت میں گم ہو جا

نہ تورانی رہے باقی نہ ایرانی نہ افغانی

اقبال امت مسلمہ کو دوسری تمام اقوام کے مقابلے میں منفرد اور مختلف قوم قرار دیتے ہیں کہ اس کی بنیاد ملک، زبان، رنگ یا نسل کے فرق پر نہیں بلکہ مذہب پر ہے اور اگر مذہب کو چھوڑ دیا تو پھر کچھ باقی نہیں رہے گا۔

قوم مذہب سے ہے مذہب جو نہیں تم بھی نہیں

جذب باہم جو نہیں محفل انجم بھی نہیں

ہے تیرے گلستاں میں بھی فصل خزاں کا دور

خالی ہے جیب گل، زر کامل عیار سے

شعر نمبر 3:

(بورڈ 2016ء)

تشریح: تمہارے باغ میں بھی خزاں کا دور دورہ ہے کہ یہاں گلاب کے پھول زرد دانوں سے محروم ہیں۔ نباتات کی افزائش میں زرد دانے بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ چونکہ خزاں کے موسم میں نباتات میں قوت نمونہ ہونے کے برابر ہوتی ہے تو پھول اول تو کھلتے ہی نہیں کھلیں تو زرد دانوں سے محروم ہوتے ہیں۔ علامہ اقبال کا موقف یہ ہے کہ امت مسلمہ میں ایسے افراد موجود نہیں جو قوم کی کشتی کو بحسور سے نکال سکیں۔ گویا معاشرہ قحط الرجال کا شکار ہے۔

کیا غضب ہے کہ اس زمانے میں
ایک بھی صاحب سرور نہیں

علامہ اقبال کی شاعری میں اس امر کا احساس بڑی شدت سے موجود ہے کہ وہ افراد جن میں قوموں کو سنبھالنے، ترقی دینے کی صلاحیت ہوتی ہے وہ اب امت مسلمہ میں موجود نہیں، چنانچہ وہ بار بار ماضی اور حال کے مسلمانوں کا موازنہ کرتے ہیں۔

کبھی اے نوجوان مسلم! تدبیر بھی کیا تو نے
وہ کیا گردوں تھا تو جس کا ہے اک ٹوٹا ہوا تارا

اقبال مسلمانوں کے عمل اور کردار کا بھی موازنہ کرتے ہیں اور یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ آج کا مسلمان کردار کی اعلیٰ صفات سے محروم ہے۔

تجھے آبا سے اپنے کوئی نسبت ہو نہیں سکتی
کہ تو گفتار وہ کردار تو ثابت وہ سیارا

عصر حاضر کے مسلمانوں میں جب وہ ذوق و عمل کی کمی دیکھتے ہیں تو مایوس نہیں ہوتے بلکہ وہ نوجوان نسل کو دعوت عمل دیتے ہیں کہ تمہیں چاہیے کہ تم اپنے لیے ایک نئی دنیا تشکیل دو۔ یہی تمہاری زندگی کی دلیل ہے۔

اپنی دنیا آپ پیدا کر اگر زندوں میں ہے
حاصل کن ہے ضمیر کن فکاں ہے زندگی

یہ علامہ اقبال ہی کی جگر سوزی تھی کہ برصغیر کے مسلمانوں نے قائد اعظم کی قیادت میں برصغیر کی نہ صرف تاریخ بدلی بلکہ جغرافیہ بھی بدل

دیا۔

جو نفہ زن تھے خلوت اوراق میں طیور
رُخصت ہوئے ترے شجر سایہ دار سے

شعر نمبر 4:

تشریح: وہ پرندے جو درختوں پر بیٹھے گیت گارہے تھے۔ تمہارے باغ سے رخصت ہو گئے ہیں۔ مطلب یہ کہ وہ ہستیاں جن سے زندگی کی رونق تھی وہ اب موجود نہیں ہیں۔

باغ کی خوبصورتی محض درختوں پھول پھل اور پتوں سے نہیں ہوتی۔ چھپاتے ہوئے پرندے ہی باغ میں زندگی کی علامت بنتے ہیں، اسی طرح کوئی بھی قوم ہو۔ چند افراد ایسے ہوتے ہیں جو قوم کی زندگی کے آثار بن کر ظاہر ہوتے ہیں، اگرچہ ایسے افراد صدیوں بعد پیدا ہوتے ہیں۔

ہزاروں سال زگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ و پیدا

جب معاشرہ زوال کی حالت میں ہو تو پھر قطب الرجال زیادہ شدت سے محسوس ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ بعض مقامات پر اس کی محسوس کر کے علامہ اقبال کا لہجہ قدرے تلخ ہو جاتا ہے۔

حیدری فقر ہے نے دولت عثمانی ہے
تم کو اسلاف سے کیا نسبت روحانی ہے
اقبال مسلمانوں کی بے عملی کو بڑی شدت سے محسوس کرتے ہیں۔

مسجد تو بنا دی شب بھر میں ایمان کی حرارت والوں نے
من اپنا پرانا پاپی ہے برسوں میں نمازی بن نہ سکا
جب امت مسلمہ کو عروج حاصل تھا تو زندگی کے ہر شعبے میں نامور لوگ پیدا ہوئے، سائنس، فلسفہ، شعر و ادب زندگی کا کون سا شعبہ ہے جس میں مسلمانوں نے اپنے کمال کا لوہا نہ منوایا ہو، لیکن جب مسلمان زوال کا شکار ہوئے تو پھر علم و ہنر سائنس و فلسفہ ہر قابلیت سے محروم ہوتے چلے گئے، اسی صورت حال کو علامہ اقبال ہمارے سامنے پیش کرتے ہیں کہ اب ہمیں ایسے افراد دکھائی نہیں دیتے جو امت مسلمہ کی کھوئی ہوئی عظمت واپس لے آئیں۔

شاعر نمبر 5: شاخِ نریدہ سے سبق اندوز ہو کہ تُو
نا آشنا ہے قاعدہ روزگار سے

(پورڈ 2015ء)

تشریح: چونکہ تم زمانے کے قواعد و قوانین سے پوری طرح آگاہ نہیں ہو اس لیے تمہیں چاہیے کہ تم درخت سے ٹوٹی ہوئی شاخ سے سبق لیکھو۔ انیسویں صدی میں مغربی فلسفی سبنگر نے یہ کہا کہ فطرت یا نیچر کے اصولوں کو سماجی زندگی پر بھی منطبق کیا جاسکتا ہے۔ چونکہ یہ افکار حقیقت سے بہت قریب تھے اس لیے انہیں بہت پذیرائی ملی۔ سر سید احمد خاں نے تو نیچر کے اصولوں کو اس طرح مانا کہ لوگ انہیں نیچری کہنے لگے۔ علامہ محمد اقبال بھی اس نظم میں نیچر کے ایک اصول کو فرد اور قوم کے باہمی تعلق پر لاگو کرتے ہیں اور قوم کے افراد جن کے درمیان تعلق یا تو ٹوٹ چکا ہے یا بہت کمزور ہو گیا ہے اسے جوڑنے کا مشورہ دیتے ہیں، علامہ اقبال دیکھتے ہیں کہ قوم کے افراد فرقہ واریت اور ذات پات کا شکار ہیں۔

فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پینے کی یہی باتیں ہیں
یوں تو سید بھی ہو مرزا بھی ہو افغان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو بتاؤ تو مسلمان بھی ہو

فطرت کا اصول ہے کہ اگر کوئی شاخ درخت سے ٹوٹ جائے تو پھر وہ کسی صورت ہری بھری نہیں ہو سکتی۔ یہی بات فرد اور قوم کے تعلق کے حوالے سے بھی سچی ثابت ہوتی ہے کہ جب کوئی فرد اپنی قوم سے ناتا توڑ لیتا ہے تو گویا وہ اپنے پاؤں پر خود کلہاڑی مار لیتا ہے۔ چنانچہ ضرورت اس امر کی ہے کہ فرد بلا امتیاز رنگ و نسل، مذہب ایک وحدت میں ڈھل جائے یہی اسلامی تعلیمات بھی ہیں۔ قدرت بھی یہی سکھاتی ہے اقبال کی آرزو بھی یہی ہے۔

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے لے کر تاجناک کا شفر

شعر نمبر 6:

ملت کے ساتھ رابطہ استوار رکھ
پوستہ رہ شجر سے اُمید بہار رکھ

(بورڈ 2015ء)

تشریح: جس طرح خزاں کے موسم میں شاخیں درخت سے جڑی رہتی ہیں اور بہار کا انتظار کرتی ہیں اسی طرح تمہیں بھی چاہیے کہ اپنی قوم کے ساتھ اچھے دنوں کی امید میں جڑے رہو۔ حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ امت مسلمہ کی مثال ایک ایسی عمارت کی طرح ہے جس کی ایک اینٹ دوسری اینٹ کو مضبوط کرتی ہے۔ وحدت کا یہ تصور مسلمانوں کو ہر طرح کی تقسیم سے روکتا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔

"اے ایمان والو! اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور تفرقے میں نہ پڑو۔۔۔"

علامہ اقبال کا موقف یہ ہے کہ اس وقت امت مسلمہ زوال کا شکار ہے لیکن یہ زوال دائمی نہیں اس نے ختم ہو جانا ہے۔ تمہیں چاہیے کہ اس دوران مایوسی یا ناامیدی کا شکار نہ ہو جانا کیونکہ ناامیدی انسان کو بے عمل کر دیتی ہے۔ اقبال کا پیغام رجائیت کا پیغام ہے۔

نہیں ہے ناامید اقبال اپنی کشت ویراں سے
ذرا غم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی
اقبال مختلف رہنماؤں کو بھی یہی پیغام دیتے ہیں کہ اپنے ساتھ چلنے والوں سے مایوس نہیں ہونا اگر یہ عمل سے جی چراتے بھی ہیں تو جذبہ و
ذوق کی قوت سے محروم نہیں۔

نو امید نہ ہو ان سے اے رہبر فرزانه
کم کوش تو ہیں لیکن بے ذوق نہیں راہی
خداوند تعالیٰ بھی انسان کو مایوس دیکھنا نہیں چاہتا اسی لیے ناامیدی کو کفر کہا گیا ہے، علامہ اقبال کا موقف یہ ہے کہ تمہیں موجودہ صورت
حال سے مایوس نہیں ہونا چاہیے تمہیں چاہیے کہ امید کا دامن تھامے رکھو۔ بہت جلد اچھے دن آنے والے ہیں۔

دلیل صبح روشن ہے ستاروں کی تنگ تابلی
افق سے آفتاب ابھرا، گیا دورِ گراں خوابلی

﴿مرکزی خیال﴾ (بورڈ 2017ء)

امت مسلمہ کی ترقی اتحاد و اتفاق میں مضمر ہے۔ فرد کی ہستی تنہا کچھ نہیں۔ اس کی فلاح و ترقی قوم سے وابستہ ہے۔ جس طرح درخت سے ٹوٹی ہوئی شاخ کبھی سرسبز نہیں ہو سکتی، اسی طرح جو فرد اپنی قوم سے رشتہ توڑ لیتا ہے، اس کا وجود ختم ہو جاتا ہے۔ چنانچہ فرد کو اپنی بقاء کی خاطر دورِ خزاں میں بھی ملت سے وابستہ رہنا چاہیے اور ملت کے ساتھ رابطہ استوار رکھتے ہوئے بہار کی امید رکھنی چاہیے۔

﴿خلاصہ﴾ (بورڈ 2017ء)

درخت کی جو شاخ خزاں کے موسم میں درخت سے ٹوٹ گئی ہو، وہ دوبارہ کبھی سرسبز نہیں ہو سکتی خواہ اس پر موسم بہار کا بادل کتنی ہی بارش برساتا رہے۔ ایسی شاخ پر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے خزاں کا موسم چھایا رہتا ہے۔ درخت سے کٹ جانے کے باعث اس کا برگ و بار سے کوئی واسطہ نہیں رہتا۔ چنانچہ وہ نہ کبھی تروتازہ ہوتی ہے اور نہ پھل پھول لاتی ہے۔ اے مسلمان! تیرے باغ میں بھی خزاں کا موسم آیا ہوا ہے اور اس میں کہیں کوئی پھول کھلا ہوا دکھائی نہیں دیتا اور اس پر اس حد تک ویرانی چھا چکی ہے کہ اس باغ کے درختوں میں نغمہ سرائی کرنے والے پرندے بھی اس کا ساتھ چھوڑ چکے ہیں لیکن اے مسلمان! قوم اور ملت کے زوال اور پستی کی اس حالت میں تجھے درخت سے کٹی ہوئی شاخ کے انجام سے سبق حاصل کرنا چاہیے۔

فطرت کا قانون یہ ہے کہ جوشاخ خزاں کے موسم میں اپنے درخت سے کٹ جاتی ہے یا ٹوٹ جاتی ہے۔ وہ دوبارہ کبھی ہری بھری اور سرسبز و شاداب نہیں ہو سکتی۔ اس لیے تجھے قوم اور ملت کے زوال و ادبار کے اس عالم میں قوم اور ملت سے الگ ہونے کی بجائے اس کے ساتھ اپنا تعلق مضبوطی کے ساتھ قائم رکھنا چاہیے۔ جس طرح بہار میں وہی شاخ دوبارہ ہری بھری ہو سکتی ہے جو خزاں میں بھی درخت سے جڑی رہی ہو، اسی طرح تجھے زوال اور پستی کی حالت میں بھی قوم اور ملت سے وابستہ رہ کر ہی بلندی اور عروج کی امید ہو سکتی ہے ورنہ نہیں۔

سوالات

۱۔ درج ذیل سوالوں کے جواب دیں۔

(الف) اقبال نے ڈالی اور شجر سے کیا مراد لیا ہے؟

جواب: ڈالی سے مراد مسلمان فرد ہے جبکہ شجر سے مراد مسلمان امت ہے۔

(ب) عہد خزاں کس کے واسطے لازوال ہے؟

جواب: عہد خزاں اس شاخ کے لیے لازوال ہے جو اپنے درخت سے الگ ہو چکی ہو یہاں مراد مسلمان فرد ہے جو اپنی امت سے کٹ چکا ہو۔

(ج) کس کے گلستان میں فصل خزاں کا دور ہے؟

جواب: مسلمان قوم کے گلستان میں خزاں کا دور دورہ ہے۔

(د) جیب گل کس چیز سے خالی ہے؟

(بورڈ 2016ء)

جواب: جیب گل (پھول کا گریبان) دراصل زر کامل عیار یعنی زردانوں سے خالی ہے جو حقیقتاً پھول کی نشوونما کا باعث بنتے ہیں۔

(ه) خلوت اور اوراق میں کون نغمہ زن تھے؟

جواب: خلوت اور اوراق میں پرندے چھپے ہوئے گیت گارہے تھے۔

(و) ہمیں کس چیز سے سبق اندوز ہونا چاہیے؟

جواب: ٹوٹی ہوئی شاخ سے سبق حاصل کرنا چاہیے یعنی اس فرد سے سبق حاصل کرنا چاہیے جو اپنی قوم سے الگ ہو چکا ہے۔

(ز) امید بہار کے لیے کس بات کی ضرورت ہے؟

(بورڈ 2017ء)

جواب: امید بہار کے لیے شجر سے پیوستہ رہنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

۲۔ اس نظم کے قوافی کی نشاندہی کریں۔

جواب: اس نظم کے قوافی مندرجہ ذیل ہیں: بہار، برگ و بار، عیار، سایہ دار، روزگار

۳۔ مندرجہ ذیل شعر کی نثر بنائیں۔

جو نغمہ زن تھے خلوت اور اوراق میں طیور

رخست ہوئے ترے شجر سایہ دار سے

جواب: خلوت اور اوراق میں جو طیور نغمہ زن تھے (وہ) تیرے شجر سایہ دار سے رخصت ہوئے۔

۳۔ کالم (الف) میں دیئے گئے الفاظ کو کالم (ب) سے چن کر کالم (ج) میں لکھیے۔

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
ڈالی	تعلق	سحاب بہار
فصل خزاں	ٹیور	شجر
واسطہ	سحاب بہار	تعلق
نغمہ زن	شجر	ٹیور
جیب گل	آشنا	زر کامل عیار
شاخ بریدہ	زر کامل عیار	سبق اندوز
نا آشنا	سبق اندوز	آشنا

۶۔ واحد کی جمع اور جمع کی واحد لکھیں۔

واحد	جمع	واحد	جمع
شجر	اشجار	رابطہ	روابط
ورق	اوراق	فرد	افراد
نغمہ	نغمات	قوم	اقوام
سبق	اسباق	ملت	ملل

۷۔ درج ذیل الفاظ کے متضاد لکھیں۔

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
خزاں	بہار	گل	خار	لازوال	زوال آشنا
اتفاق	نفاق	امید	یاس		

۸۔ مندرجہ ذیل الفاظ پر اعراب لگا کر ان کا تلفظ واضح کریں۔

فصل - سحاب - گلستان - سبق - روزگار - خلوت - امید

فَصْلُ - سَحَابٌ - مِغْلِسْتَانٌ - سَبْقٌ - رَوْزْ گَارٌ - خَلَوْتُ - اُمَيْدٌ

۹۔ مناسب لفظ کی مدد سے مصرعے سے مکمل کریں۔

(الف) ملت کے ساتھ رابطہ..... رکھ۔ (استوار)

(ب) ڈالی گئی جو فصل خزاں میں..... سے ٹوٹ۔ (شجر)

(ج) ہے..... عہد خزاں اس کے واسطے۔ (لازوال)

(د) جو..... تھے خلوتِ اوراق میں ٹیور۔ (نغمہ زن)

(ه) ممکن نہیں ہری ہو..... بہار سے۔ (سحاب)

۱۰۔ علامہ اقبال نے کس طرح اس نظم میں فرد اور قوم کے تعلق کو واضح کیا ہے؟

جواب: علامہ اقبال نے اس نظم میں شجر اور اس کی شاخ کی مثال دے کر ایک فرد اور قوم کے درمیان تعلق کو واضح کیا ہے کہ جس طرح ایک شجر سے شاخ الگ ہو کر کسی کام کی نہیں رہتی اسی طرح ایک فرد اپنی قوم سے الگ ہو کر اپنی قدر و اہمیت کھودیتا ہے۔

۱۲۔ فصل خزاں اور رابطہ استوار کو قواعد کی رو سے مرکب اضافی کہا جاتا ہے۔ اس نظم سے مزید پانچ مثالیں تلاش کر کے تحریر کریں۔
جواب: صحابہ بہار، عہد خزاں، حبیب گل، زر کامل عیار، خلوتِ اوراق، شاخ بریدہ، قاعدہ روزگار

کثیر الانتخابی سوالات

- 1۔ نظریہ پاکستان کے خالق ہیں۔
(A) قائد اعظم (B) علامہ اقبال (C) سرسید احمد خان (D) محمد علی جوہر
- 2۔ علامہ اقبال پیدا ہوئے۔
(A) سیالکوٹ میں (B) کراچی میں (C) لاہور میں (D) فیصل آباد میں
- 3۔ علامہ اقبال کے والد کا نام تھا۔
(A) پونجا جناح (B) مولوی میر حسن (C) شیخ نور محمد (D) شیخ اشتیاق احمد
- 4۔ علامہ اقبال نے فلسفے میں ایم اے لاہور کے کس کالج سے کیا؟
(A) ایچی سن کالج سے (B) سائنس کالج سے (C) بوسن کالج سے (D) گورنمنٹ کالج سے
- 5۔ 1930ء میں خطبہ الہ آباد کس نے دیا؟
(A) علامہ اقبال (B) قائد اعظم (C) سرسید احمد خان (D) مولانا شوکت علی
- 6۔ علامہ اقبال نے اپنی شاعری کا آغاز کس صنف سے کیا؟
(A) نظم (B) غزل (C) قصیدہ (D) مثنوی
- 7۔ اقبال کا مزار کس مسجد کے قریب ہے؟
(A) فیصل مسجد (B) خضریٰ مسجد (C) بادشاہی مسجد (D) مسجد نبوی ﷺ
- 8۔ علامہ اقبال کی شاعری اردو زبان کے علاوہ کون سی زبان میں ہے؟
(A) عربی (B) فارسی (C) ترکی (D) انگریزی
- 9۔ بانگ درا اور بال جبریل کے علاوہ اقبال کی کون سی کتاب اردو میں ہے؟
(A) پیام مشرق (B) جاوید نامہ (C) زبور عجم (D) ضرب کلیم
- 10۔ علامہ اقبال کے فارسی مجموعہ کلام میں پیام مشرق، جاوید نامہ، زبور عجم، رموز بے خودی کے علاوہ کون سی کتاب ہے؟
(A) اسرار خودی (B) بانگ درا (C) بال جبریل (D) ضرب کلیم
- 11۔ ڈالی جو فصل خزاں میں ٹوٹ گئی۔
(A) پودے سے (B) شجر سے (C) آسمان سے (D) ستاروں سے
- 12۔ فصل خزاں میں شجر سے ٹوٹنے والی ڈالی ہری نہیں ہو سکتی۔
(A) باد و باراں سے (B) گھناؤں سے (C) ابر کرم سے (D) صحابہ بہار سے
- 13۔ فصل خزاں میں ٹوٹنے والی ڈالی کے لیے عہد خزاں ہے۔
(A) لازوال (B) مختصر (C) بے شمار (D) ناپائیدار
- 14۔ ٹوٹنے والی ڈالی کو کچھ واسطہ نہیں ہے۔
(A) بہار سے (B) تروتازگی سے (C) شادابی سے (D) برگ و بار سے
- 15۔ اے مسلمان اتیرے گلستان میں بھی دور ہے۔
(A) فصل بہار کا (B) فصل خزاں کا (C) فصل سرما کا (D) فصل گرما کا

- 16- زر کامل عیار سے خالی ہے۔ (A) جیب گل (B) دامن گل (C) دامن کہسار (D) وادی
- 17- خلوت اور اراق میں نغمہ زن تھے۔ (A) بلبل (B) چڑیاں (C) تیر (D) طیور
- 18- خلوت اور اراق میں نغمہ زن رہنے والے طیور ہو گئے۔ (A) جدا (B) رخصت (C) تنہا (D) بے بس
- 19- اے مسلمان! تو سبق اندوز ہو۔ (A) فصل بہار سے (B) فصل خزاں سے (C) شاخ بریدہ سے (D) چوب خشک سے
- 20- اے مسلمان! تو قاعدہ روزگار سے ہے۔ (A) ناواقف (B) نا آشنا (C) بے بہرہ (D) انجان
- 21- تو رابطہ استوار رکھ! (A) امت سے (B) ملت سے (C) مرکز سے (D) اقوام عالم سے
- 22- پیوستہ رہ شجر سے اور رکھ۔ (A) امید شادابی (B) امید برگ و بار (C) امید بہار (D) امید زندگی
- 23- علامہ اقبال کی نظم ”پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ“ کس کتاب سے ماخوذ ہے؟ (A) بانگ درا (B) بال جبریل (C) ضرب کلیم (D) ارمغان حجاز
- 24- علامہ اقبال کی زندگی کا دورانیہ ہے۔ (A) 1938-1877 (B) 1939-1876 (C) 1948-1876 (D) 1932-1877

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	B	2	A	3	C	4	D
5	A	6	B	7	C	8	B
9	D	10	A	11	B	12	D
13	A	14	D	15	B	16	A
17	D	18	B	19	C	20	B
21	B	22	C	23	A	24	A